# کیا معاویہ بن ابی سفیان رض نے قاتلین عثمان رض سے قصاص لیا تھا؟ کفایت اللہ سنابلی کی وڈیو کلپ کا جائزہ۔

کفایت اللہ صاحب کہتے ہیں کہ:

"امیر معاویہ کی وفات کے بعد کسی ایک قاتل کو زندہ دیکھا دے؟"

اول: کیا قاتلین عثمان کا معاویہ کے دور کے بعد زندہ نہ رہنا اس بات کی ہی دلیل ہے کہ معاویہ رض نے ان کو قتل کیا؟ کیا کوئی طبعی اور حادثاتی موت نہیں مر سکتا؟ کسی کے زندہ نہ ہونے کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں صرف معاویہ کا انہیں قتل کر دینا بلا دلیل بات ہے۔

دوم: اگر معاویہ رض نے قاتلین عثمان کو قتل کیا ہوتا تو یہ اتنی بڑی فضیلت تھی کہ جن علماء نے معاویہ کے دفاع میں کتابیں لکھی ہیں یا معاویہ رض کا ترجمہ ذکر کیا ہے، ان تمام علماء سے یہ فضیلت اور اتنی بڑی بات کیسے اوجھل رہ گئی؟

معاویہ رض کے فضائل ثابت کرنے کے لیے طرح طرح کی تاویلات اور بلا دلیل فضائل مثلا خال المومنین وغیرہ کی ضرورت ہی نہ رہتی اگر وہ قاتلین عثمان کو قتل کر کے اتنی بڑی سعادت حاصل کر لیتے۔

سوم: امام قرطبی، ابن تیمیہ اور دیگر کئی علماء جس میں دور حاضر کے دفاع معاویہ والے سلفی علماء بھی شامل ہیں، ان تمام نے یہ بات صراحتا لکھی ہے کہ معاویہ رض نے قاتلین عثمان سے قصاص نہیں لیا۔ کیا چودہ سو سال میں صرف کفایت اللہ صاحب اور ان کی پارٹی پر یہ نئے نئے انکشافات ہوئے ہیں؟

اب ہم وہ دلائل ذکر کر دیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ معاویہ رض تو کیا ان کے اپنے بیٹے یزید کے دور کے بعد تک قاتلین عثمان زندہ رہے:

- پہلی دلیل:

ابراہیم کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانا چاہا تو عمارہ بن عقبہ نے ان سے کہا: کیا آپ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں سے ایک شخص کو عامل بنا رہے ہیں؟ تو مسروق نے ان سے کہا: مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ ہم میں حدیث (بیان کرنے) میں قابل اعتماد تھے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ (عقبہ) کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگا: میرے لڑکوں کی خبر گیری کون کرے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آگ ۲ پس میں تیرے لیے اسی چیز سے راضی ہوں جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوئے“۔

(سنن ابی داود 2686)

1۔ علامہ البانی نے اس روایت کو "حسن صحیح" کہا ہے۔

2۔ شیخ شعیب ارناووط نے "اسنادہ صحیح" کہا ہے۔

یہ روایت بلکل صحیح ہے، یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ضحاک بن قیس جو معاویہ کے دور میں کوفہ کے گورنر بھی رہے ہیں اور صفین میں معاویہ کے ساتھ وہ خود معاویہ اور یزید کے بعد بھی قاتلین عثمان کو اپنا گورنر لگا رہے ہیں۔

اس سے دو باتیں صاف ظاہر ہیں:

پہلی: قاتلین عثمان معاویہ کے بیس سالہ دور اور ان کے بیٹے یزید اور پھر ان کے پوتے کے بعد بھی زندہ رہے۔

دوسری: معاویہ کے اپنے قریبی ساتھیوں نے قاتلین عثمان کو بڑے عہدوں سے نوازا ہے۔

● دوسری دلیل:

حجاج بن یوسف تاریخ اسلام کی مشہور شخصیت میں اس ایک ہے۔ جب حجاج بن یوسف کو عبد الملک بن مروان نے کوفہ کا گورنر بنا کر بیجھا تو حجاج نے کوفیوں سے جہاد پر روانہ ہونے کا کہا اس پر ایک بوڑھے شخص نے عذر پیش کیا؟ تو حجاج کو عنبسہ نے بتایا یہ عمیر بن ضابئ ہے جو قاتلین عثمان میں سے ہے۔ اس پر حجاج نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔

قال: ومن أنت؟ قال عمير بن ضابئ التميمي, قال: أسمعت كلامنا بالأمس؟ قال: نعم! قال: ألست الذي غزا عثمان بن عفان؟ قال: بلى قال: وما حملك على ذلك؟ قال: كان حبس أبي وكان شيخا كبيرا, قال أو ليس هو الذي يقول:

همت ولم أفعل وكدت وليتني * فعلت ووليت البكاء حلائلا ثم قال الحجاج: إني لأحسب أن في قتلك صلاح المصرين, ثم قال قم إليه يا حرسي فاضرب عنقه, فقام إليه رجل فضرب عنقه وانتهب ماله

یہ روایت (تاریخ طبری، الکامل فی تاریخ، البدایہ وغیرہ) میں موجود ہے۔

ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ قاتلین عثمان معاویہ رض تو کیا یزید کی حکومت کے بعد بھی زندہ رہے ہیں۔

● تیسری دلیل [گھر کی گواہی]:

1۔ امام ابن تیمیہ کہتے ہے:

فمعاوية رضي الله عنه, الذي يقول المنتصر له: إنه كان مصيباً في قتال عليّ, لأنه كان طالباً لقتل قتلة عثمان, لما تمكن وأجمع الناس عليه لم يقتل قتلة عثمان, فإن كان قتلهم واجباً, وهو مقدور له, كان فعله بدون قتال المسلمين أولى من أن يقاتل علياً وأصحابه لأجل ذلك. ولو قتل معاوية قتلة عثمان لم يقع من الفتنة أكثر مما وقع ليالي صفين. وإن كان معاوية معذوراً في كونه لم يقتل قتلة عثمان إما لعجزه عن ذلك. أو لما يفضي إليه ذلك من الفتنة وتفريق الكلمة وضعف سلطانه. فعليّ أولى أن يكون معذوراً أكثر من معاوية, إذ كانت الفتنة وتفريق الكلمة وضعف سلطانه بقتل القتلة لو سعى في ذلك أشد

(اور جو لوگ معاویہ کی اس وجہ سے حمایت کر رہے تھے کہ وہ قاتلین عثمان سے قصاص کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں لیکن جیسے ہی ان کے لیے یہ سب ممکن ہوا اور لوگ ان پر (یعنی ان کی حکومت پر) جمع ہو گئے انہوں نے بھی قاتلین عثمان کو قتل نہیں کیا۔

اگر قاتلین عثمان رض کو قتل کرنا واجب تھا اور معاویہ کی اس پر استطاعت تھی، تو ان کا مسلمانوں سے لڑائی کئے بغیر ایسا کرنا زیادہ بہتر تھا بنسبت علی رض اور ان کے ساتھیوں سے اس بات پر قتال کرنے سے۔

اگر معاویہ رض قاتلین عثمان کو ہی قتل کر دیتے تو یہ فتنہ ہی نہ ہوتا جو اکثر فتنہ برپا ہوا صفین کی شام کو۔

اور اگر معاویہ (حکومت ملنے کے بعد بھی) معذور تھے کہ وہ قاتلین عثمان کو قتل نہ کر سکے کیونکہ وہ بے بس اور لاچار تھے یا ایسا کرنے سے جو مزید فتنہ برپا ہوتا، امت میں پھوٹ پڑتی اور معاویہ کی سلطنت کمزور ہو جاتی۔

تو پھر سیدنا علی رض تو معاویہ سے کئی زیادہ اس بات پر عذر رکھتے تھے کہ اگر قاتلین عثمان کو قتل کرنے سے فتنہ، امت میں پھوٹ اور معاویہ کی حکومت کمزور ہو جاتی تو اگر علی رض ایسا کرتے تو ان سب چیزوں سے زیادہ فتنہ برپا ہوتا۔)

(منہاج السنۃ: جلد 4 صفحہ 408و409)

2۔ شیخ عثمان خمیس (دور حاضر کے مشہور سلفی عالم دین جو شعیوں کے رد میں معروف ہیں):

"جب معاویہ کو خلافت مل گئی تو انہوں نے بھی قاتلین عثمان کو قتل نہیں کیا، کیوں؟ کیونکہ معاویہ نے بھی وہ حقیت دیکھ لی تھی جو علی رض نے ان سے پہلے دیکھ چکے تھے، علی رض حقیقی طور یہ سب دیکھ چکے تھے جب کہ معاویہ سرسری نگاہ سے اس معاملے کو دیکھ رہے تھے حتیٰ کے ان کو خلافت مل گئی اور پھر حقیقتاً اس معاملے کو دیکھ لیا۔ ہاں معاویہ نے ان میں سے بعض قاتلین کی طرف بھیجا لیکن باقی قاتلین حجاج کے زمانے تک زندہ رہے عبد الملک بن مروان کی خلافت تک حتیٰ کے ان میں سے آخری لوگوں تک کو قتل کر دیا گیا۔ اور اس میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ علی رض اس لیے قتل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے کیونکہ وہ بے بس تھے مگر امت کے حوالے سے خوف زدہ تھے۔"

(حقبۃ من التاریخ: ص 175)

یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس حقیقت کا اعتراف تمام تر تاویلات کے باوجود سب ہی کو تسلیم ہے کہ معاویہ رض نے قاتلین عثمان سے بدلا اور قصاص قطعاً نہیں لیا۔ اور یہ شیخ عثمان خمیس کا یہ کہنا کہ "بعض" کی طرف روانہ کیا تھا تو حقیقت یہ ہے جن بعض کو معاویہ رض نے قتل کیا تھا وہ بھی صحابہ کرام ہی تھے اور ان کا قتل عثمان میں شامل ہونا ثابت نہیں۔

جس کا ذکر آگے چل کر کفایت اللہ کے دیے گئے دلائل کے جائزوں میں آئے گا۔ ان شاء اللہ۔

ثابت ہوا کفایت اللہ خود تو بے سند جیوگرافی (geography) کی کتاب "معجم البلدان" سے یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ معاویہ رض نے قاتلین عثمان سے بدلا لیا۔

لیکن خود دوسری طرف حدیث، تاریخ اور اہل سنت علماء باشمول سلفی علماء کی گواہیوں کے انکار پر مصر ہیں۔

ساتھ میں کفایت اللہ صاحب کہتے ہیں یہ ایک "اعتراض" ہے، تو جناب یہ اعتراض نہیں تاریخی حقیقت ہے جیسے آپ "باغی گروہ" کا مصداق معاویہ رض کو تسلیم نہیں کرتے اور اہل سنت کے اجماع سے منحرف ہیں ویسے ہی یہاں آپ تاریخی حقائق کو مسخ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اب ہم کفایت اللہ صاحب کے دیے گیے دلائل کا تحقیقی اور منطقی جائزہ لیتے ہیں:

کفایت اللہ صاحب نے بنیادی طور پر دو حوالے پیش کئے ہیں، ایک تو بارویں صدی ہجری کے ایک جیوگرافی اسکالر "یاقوت الحموی" کی کتاب "معجم البلدان" سے، جو نہ تو تاریخ دان ہیں، نہ حدیث کے امام اور نہ ہی اسلامی فنون میں سے کسی بھی فن کے امام بلکہ وہ محض جیوگرافی کے اسکالر ہیں اور اس کتاب سے کفایت اللہ صاحب نے ادھا حوالہ نقل کیا اور باقی ادھا ابن حزم کی کتاب سے۔

جس سے یہ تاثر پیدا کیا کہ دونوں علماء ایک ہی بات کر رہے ہیں۔ جب کہ جو بات امام ابن حزم نے لکھی ہے وہ تو صرف یہ بتا رہے ہیں کہ معاویہ رض نے ان لوگوں کو قتل کیا، وہ اس بات سے قطعاً متفق نہیں کہ وہ لوگ قاتلین عثمان میں سے تھے۔

کفایت اللہ صاحب کہتے ہیں:

"بہت سے مورخین نے یہ بات لکھی ہے کہ امیر معاویہ نے باقاعدہ ایک جیل بنائی ہوئی تھی جس میں وہ قاتلین عثمان کو قید کرتے تھے"

پھر انہوں نے پہلا اور واحد حوالہ "معجم البلدان" سے پیش کیا۔

تو عرض ہے:

■ معجم البلدان تاریخ کی کتاب قطعاً نہیں اور نہ ہی اس کے مصنف مورخین میں شامل ہے، لہذا یہ دعوی کہ بہت سارے مورخین نے یہ بات لکھی ہے تو آپ مورخین سے یہ بات پیش کرتے کے وہ قاتلین عثمان میں سے تھے جن کو قتل کیا گیا۔ بے شک بعض مورخین نے یہ بعض صحابہ کرام کا نام بھی قاتلین عثمان میں شمار کیا ہے لیکن دیگر محقق علماء نے اس بات کا صاف انکار کیا ہے۔ خود معاویہ رض کا نام حضرت عثمان کے خلاف سازش اور بغاوت بھڑکانے والوں میں ذکر ہوا ہے۔ لیکن فلحال یہ موضوع زیر بحث نہیں۔

■ یاقوت الحموی نے جو بات لکھی ہے جبل جلیل پر قاتلین عثمان کو قید کیا گیا تو یہ بات درست نہیں کیونکہ جن کو وہاں قید کیا گیا اور جو وہاں سے بھاگ نکلنے پر مارے گئے وہ صحابہ کرام ہی تھی۔ اب معاویہ رض نے ام کو کیوں قتل کیا؟ اس کا جواب خود ابن حزم کی عبارت میں موجود ہے کہ جو لوگ صفین میں علی رض کے گروہ میں شامل تھے اور معاویہ رض کے صفین کے دن ان کو قتل کر دیا اور جس مقام پر ان کو قتل کیا گیا اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے سے پیشن گوئی موجود تھی۔

■ ابن حزم کا حوالہ:

**أبو شمر ، قتل يوم صفين مع علي رضي الله عنه وكانت تحته بنت أبي موسى الأشعري ؛ والصحيح أنه كان أحد المجلبين على عثمان رضي الله عنه فأخذه معاوية مع عبد الرحمن بن عبد الله ، ومحمد بن أبي حذيفة ، ومع كنانة بن بشر وغيرهما رهائن ، إذ مضى إلى مصر قبل صفين وسجنهم ؛ فهربوا من السجن ؛ فأدركوا ؛ فقتلهم معاوية كلهم ؛**

(ابو شمر رض، یہ صفین کے دن قتل ہوئے اور یہ علی رض کے ساتھ تھے اور ان کے نکاح میں حضرت ابو موسی الاشعری رض کی بیٹی تھی، اور درست بات یہ ہے کہ یہ عثمان رض کے محاصرہ کرنے والوں میں شامل تھے (قاتلین میں سے نہیں)۔ اور معاویہ رض نے ان کو اور ان کے ساتھ عبد الرحمن بن عبد اللہ، محمد بن ابی حذیفہ رض اور کنانہ بن بشر وغیرہ کو قید کر لیا اور مصر جاتے ہوئے صفین سے پہلے ان کو جیل میں ڈال دیا، پھر یہ لوگ جیل سے بھاگ نکلے معاویہ رض ان سے سب کو قتل کر دیا)۔

● اس قول میں ابن حزم نے محض یہ بتایا ہے کہ جن لوگوں کو معاویہ رض نے صفین کے دن قتل کیا تھا، لیکن کسی ایک کو بھی قاتلین عثمان میں شمار نہیں کیا، بلکہ خود ابن حزم نے انکار کیا ہے کہ کوئی بھی صحابی عثمان کے قتل میں شریک اور اس سے راضی نہیں تھا۔

● ابن حزم کی صراحت:

**لعن الله من قتله ، والراضين بقتله ، فما رضى احد منهم قط قتله ، ولا علموا أنه يراد قتله .**

(اللہ کی لعنت ہو جنھوں نے عثمان کو قتل کیا اور جو ان کے قتل سے راضی ہوئے جب کہ کوئی بھی صحابی ان کے قتل سے راضی نہیں تھا اور نہ صحابہ کو یہ علم تھا کہ یہ باغی ان کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔)

الفصل

● ابن حزم نے خود یزید کو قتل حسین رض میں نامزد کیا ہے اور حرہ میں صحابہ کرام کا قاتل ٹھہرایا ہے، ابن حزم کے اتنی واضح بات کو کفایت اللہ صحاب تسلیم نہیں کرتے؟ اور یہاں جب کہ ان حزم نے کسی ایک کو بھی قاتلین عثمان میں شمار نہیں کیا تو کفایت اللہ اپنے حق میں استعمال کر رہے ہیں جب کہ وہ صفین کی جنگ کی بناء پر مارے گئے۔

● محمد بن ابی حذیفہ اور ابو شمر کو علماء نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔ بلکہ جب محمد بن ابی حذیفہ رض کی پرورش ہی عثمان رض کے ہی گھر میں ہوئی ہے، بلاشبہ محمد ابن ابی حزیفہ کو کتب تاریخ میں عثمان رض کے ناقدین میں شمار کیا گیا ہے لیکن جب عثمان رض کا قتل ہوا تو وہ مصر میں موجود تھے۔ اور جو جو صحابہ کرام عثمان رض کے ناقد تھے کسی کا بھی ان کے قتل کا ارادہ نہ تھا۔

محمد بن ابی حذیفہ رض خود معاویہ رض کے ماموں صحابی ابو حذیفہ رض کے بیٹے ہیں۔ ان کے شہید ہونے کے بارے میں مختلف روایات ہیں اگر یہ تسلیم کر لیں کہ ان کو معاویہ رض نے ہی قتل کیا ہے جیسے کفایت اللہ نے کہا،

تو اس سے یہ الٹا معاویہ رض پر صحابہ کرام کے قتل کا الزام عائد ہو تا ہے کیونکہ محمد بن ابی حذیفہ رض اور جبل الخلیل کے مقام پر قتل ہونے والے صحابہ کرام کے بارے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی موجود ہے:

● يزيد بن أبي حبيب قال: كان رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "يقتل في جبل الخليل والقطران من أصحابي أو من أمتي أناس" فكأنوا أولئك النفر الذين قتلوا مع محمد بن أبي حذيفة وأصحابه بجبل الخليل والقطران

(ثقہ تابعی یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ مجھے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلیل اور قطران کے پہاڑ ہر میرے صحابہ یا میری امت کے لوگوں کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جو محمد بن ابی حذیفہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ خلیل اور قطراب کے پہاڑ پر قتل ہوئے۔)

(معجم الصحابۃ للبغوی وسندہ صحیح)

اب اگر بقول کفایت اللہ کے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ جبل خلیل پر معاویہ رض نے ان لوگوں کو قتل کیا تو پھر یہاں سارا الزام پر معاویہ رض پر عائد ہو رہا ہے کہ وہ دیگر صحابہ کے قتل میں بھی شامل تھے۔

● اب رہا بعض صحابہ کرام کا حضرت عثمان رض کی حکومت کے ناقدین میں سے ہونا۔ علماء نے حضرت عثمان رض کی حکومت کے ناقد، محاصرہ کرنے والے اور قاتلین میں فرق کیا ہے۔ بلاشبہ بعض صحابہ عثمان رض کی حکومت کے سخت ناقد ہو گئے تھے لیکن قتل میں کوئی بھی شریک نہیں

تھا۔ خو ابن کثیر نے یہ لکھا ہے کہ محمد بن ابی بکر عثمان رض کے پاس داخل ہوئے اور ان سے بات کر کے شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔ خود حضرت طلحہ رض بھی سیدنا عثمان کی حکومت کے سخت ناقد تھے اور محاصرہ کے وقت ان کا پانی بند تک کر دیا تھا کہ وہ حکومت سے دست بردار ہو جائے لیکن قتل میں شریک نہیں تھے اور جب تک ان کو احساس ہوا بات بہت آگے بڑھ چکی تھی۔ لیکن معاویہ رض کے ساتھی مروان نے طلحہ رض کو عثمان رض کے قتل کے الزام میں شہید کیا تھا جب کہ خود طلحہ قصاص عثمان کا مطالبہ کرنے نکلے تھے۔ اور حقیقتا قاتلین عثمان کو سزا نہیں دی گئی۔

● اگر کوئی کہے کہ بعض صحابہ جیسے محمد بن ابی بکر، محمد بن ابی حذیفہ اور دیگر کا نام قاتلین عثمان میں ذکر ہے تو عرض ہے کہ خود تاریخ میں حضرت معاویہ رض کا نام بھی قاتلین عثمان اور ان کے خلاف بغاوت بھڑکانے کا الزام موجود ہے، لیکن درست بات یہی ہے یہ مذکورہ صحابہ قتل میں شریک نہیں تھا جو تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ بعض ان کے حکومت کے سخت ناقد تھے۔

● کنانہ بن بشر، کنانہ صحابی تو نہیں لیکن ان کے بارے خود دور حاضر کے محقق دکتور عبد اللہ الغبان لکھتے ہیں:

ولا صحة لاتهام كنانة بن بشر بقتل عثمان رض.

(اور کنانہ بن بشر پر قتل عثمان کے الزام کی روایات صحیح نہیں)

(فتنة مقتل عثمان بن عفان ۱/۲۰۸)

● رہا ابن حزم کے حوالے میں عبد الرحمن بن عبد اللہ کون ہے؟ اس کا مجھے علم نہیں۔ لیکن ابن حزم نے کل چار نام لیے جن کے حوالے سے بحث گذر چکی ہے۔ اور ان میں کسی کو بھی ابن حزم نے قاتلین عثمان میں شمار نہیں کیا۔

**تحریر : محمد کاشف خان**